دار الافتاء جامعہ دار العلوم یاسین القرآن
St-18-1 سیکٹر 5-M نارتھ کراچی۔ فون: 021-32064664, 021-38302662

الرقم المسلسل ۶۰۹
رقم الایصال
تاریخ الوصول
تاریخ الاجراء ۶/۷/۴۱ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اسکول میں طلباء سے امتحان کے لئے پیسے لئے جاتے ہیں جس پر ان طلباء کے لئے سوالیہ اور جوابی پیپرز لیتے ہیں اور ان ہی روپوں سے انعامات بھی خریدتے ہیں جو امتحان میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو دیئے جاتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ ان مشترکہ جمع شدہ پیسوں سے چند طلبہ کو انعام دینا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی
روخان علی بنوں 2012

الجواب وباللہ الاستعانۃ

صورت مسئولہ میں مذکورہ رقم اگر ماہانہ فیس کی طرح بطور فیس لی جاتی ہو تو چونکہ رقم طلباء اپنے سرپرستوں کی اجازت سے دیتے ہیں اس لئے نابالغ طلباء کی اجازت معتبر نہ ہونے کا شبہ بھی پیدا نہ ہوگا بہرصورت یہ اسکول والوں کی ملک بنتی ہے۔ لہٰذا وہ مذکورہ رقم سے طلباء کے لئے پیپرز لائیں یا پوزیشن والوں کو بطور انعام دیں، یا کسی بھی جائز مصرف میں وہ اس کا استعمال کریں تو وہ اس میں خود مختار ہیں۔

لما فی البحر الرائق ۷/۵۰۷ رشیدیہ

"هي بيع منفعة معلومة بأجر معلوم" يعني الإجارة شرعًا تمليك منفعة بعوض فخرج البيع والهبة والعارية فإنه استباحة المنافع بعوض لا تمليكها۔

وفي الهندية ۴/۴۰۹ رشيدية

أما تفسيرها شرعًا فهي عقد على المنافع بعوض كذا في الهداية.

وفي الشامية ۶/۴ كتاب الإجارة سعيد

هي (تمليك نفع) مقصود من العين (بعوض) ... (وكل ما صلح ثمنا صلح أجرة).

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

کتبہ:

رئیس دار الافتاء
المفتی السید نجم الحسن الامروہوی
جامعہ دار العلوم یاسین القرآن

دار الافتاء

01 JAN 2020